ملائشیا کے حلال معیار برائے خوراک:MS:1500:2019

ائمہ فقہاء کے تناظر میں سمندری مخلوق کا طائرانہ جائزہ

Halal Food Standards in Malaysia (MS:1500:2019): A Comparative Study of Marine Creatures from a Jurisprudential Perspective

Inayat ur Rahman
PhD Scholar Department of Islamic Thought and Civilization
School of Social Sciences and Humanities (SSH) UMT Lahore
Email: inayatbary@gmail.com
Rabia Hina
Professor of Islamiyat & Head of Department of Islamiyat
Govt. Post Graduate Girls College, Nowshera Cantt
Email: lillykhan047@gmail.com
Hayat Ahmad
PhD Scholar Department of Islamic Studies & Religious Affairs
University of Malakand
Email: hayatpak94@gmail.com

Abstract
Malaysia has embraced halal standards comprehensively, taking pioneering strides in this realm. These standards not only provide avenues for the implementation of halal practices but also serve as a pivotal instrument in stimulating the national economy by fostering industrial and artisanal expertise. The standards also offer prospects for consumers' progression. They play a significant role in the international trade arena and facilitate diplomatic interactions with foreign nations. The Shafi'i juridical framework, inclusive of juridical terminologies, principles, consensus, derivation, and evidentiary bases, is enshrined within the Halal Food Standards (MS:1500), guided by the tenets of Imam Shafi'i's jurisprudential doctrine. Given the predominance of the Shafi'i school of thought in Malaysia, it has been established as legal precedent for the convenience of the general populace, consumers, and producers alike. However, the existence of varying juridical opinions leads to inquiries regarding the selection of standards and juridical interpretations to adhere to, thereby presenting challenges to commercial and tourism sectors. This article serves as a guide for such uncertain situations. Marine creatures inhabit a vast and diverse world, comprising numerous forms and species. Neither the Quran nor Hadith specify what should or should not be consumed from this realm. Some scholars have issued fatwas based on the definition of fish, while others have responded using Quranic and Hadith texts. The following paper clarifies these points.

Keywords: (MS:1500), Imam Shafi'i jurisprudence, marine creatures, halal and haram, fatwa, evidence

ملائشیا نے اس حلال خوراک معیار (MS:1500) کو باقاعدہ کتابی شکل میں چھاپا ہے۔ الیکٹرانک پرنٹ بھی دستیاب ہے[1]۔ اس کے پہلے صفحے پر ٹائٹل موجود ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حلال معیار پر مشتمل ہے۔ ساتھ ہی اس معیار کا نام اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کا نام و پتہ لکھا ہوا ہے۔ مجموعی لحاظ سے اس کا بنیادی نکتہ یوں پیش کیا سکتا ہے اس کے اندر ملک کا تصور حلال و حرام اور غذائی قوانین کو بیان کرنا ہے۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس تحریر کے اندر ملائیشین حلال معیارات، اصطلاحات کی تعریفات، تقاضے، انتظامیہ کے فرائض، صنعتی علاقہ، آلات و مشینری، خوراک کی تیاری کا عمل ذخیرہ، حلال خوراک کی فراہمی وغیرہ درج ہیں۔

ملائشیا اور حلال معیارات

ملائشیا میں حلال معیارات کے لیے کام کرنے والے ادارے کو جاکم (Jabatan Kemajuan Islam Malaysia) کہتے ہیں۔ جاکم ملائشیا کے نائب وزیر اعظم کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں JMUIM Halal Pakistan[2] کو اجازت دی ہے کہ ان کی طرف سے حلال امور کو دیکھا جائے۔ یہ ادارہ دو (2) میدانوں میں یہ خدمات انجام دیتا ہے۔ (1) حلال سرٹیفیکیشن باڈیز (Halal Certification Bodies) (2) حلال سرٹیفکیشن ایجنسیز (Halal certification agencies)۔ یہ حکومتی اداروں اور پرائیویٹ سیکٹر دونوں میں کام کرتا ہے۔

ملائشیا نے 2004 سے حلال مصنوعات کی تصدیق کے لیے OIC سے منظوری لی تھی، وہ گائیڈلائن ISO/IEC Guide 65:1996 کے مطابق ہے۔[3] بین الاقوامی طور پر کوئی قانونی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ ملائیشین اسٹینڈرڈز کی کوشش ہوتی ہے کہ بین الاقوامی معیارات کو اختیار کرے۔ اس کے لیے ملائشیا حکومت 1996 سے کام کررہی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ملائیشین اسٹینڈرڈز پر نظر ثانی بھی کی جاتی ہے۔[4] ملائشیا کے معیارات پر تحقیق کی جاتی ہے۔ اور اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ہر نظر ثانی کے بعد کیا نیا آیا اور اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تبدیلی سے پہلے اس کے اثرات کہاں تک کامیاب رہے اور کمی کیا رہی۔ عمومی طور پر یہ اس کی وسعت پزیری کی علامت ہے۔[5]

ملائشیا کا حلال معیارات MS:1500 کے نام سے جانا جاتا ہے۔[6] اس میں درج شدہ یہ ہندسے اور انگلش کے الفاظ مخففات ہیں۔ اس کا مطلب خاص قسم کا اشارہ (Codes) ہے۔ MS:1500 ہے۔ اس میں MS سے مراد ملایشیا حلال معیارات میں سے یہ معیار خوراک کے متعلق ہے۔ جبکہ ہندسوں میں سے 1500 سے مراد اس کا کوڈ یعنی شناخت ہے۔ اور 2019 کا مطلب آخری دفعہ کی دہرائی ہے جس کے بعد یہ قانونی طور پر نافذ ہوا ہے۔

اس سے پہلے، پہلی بار 2009 میں دوسری بار 2010 میں تیسری بار 2016 میں اور آخری بار 2019 میں اس پر نظر ثانی کی گئی۔ آخری دفعہ دہرائی میں جو شرعی وفقہی تبدیلیاں کی گئیں ہیں، وہ ذیل میں دی جارہی ہیں:

1. حلال کی تعریف میں فتویٰ کا اضافہ کیا گیا۔
2. شرعی اور فقہی اعتبار سے وہ تمام اشیا جو قانونی اور اسلام میں جائز ہو، وہ حلال ہے۔
3. حلال ذبح کرنے کا مطلب "ایک مسلمان کا کسی جاندار اور حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر تیز دھار آلہ سے اس کی حلقوم (سانس کی نالی) معری اور ودجین کاٹنا ہے۔[7]

اس کی فہرست میں سب سے پہلے دائرہ کار لکھا ہوا ہے۔ پھر اصطلاحات کی تعریفیں کی گئی ہیں۔ پھر اسی کے ضمن میں یعنی 3.1 سے لے کر 3.5 فقہی اصطلاحات اور اس کی قدرے تفصیل ذکر ہوا ہے۔ 3.6 تا 4.4 انتظامی امور کا ذکر ہوا ہے۔ 4.5.1 حلال کھانے پینے کے ذرائع پر بات کی گئی ہے۔ 4.5.2 پر ذبح کرنے کا عمل اور اس کے بعد آخر تک یعنی 7 پوائنٹ تک حلال تصدیق نامہ پر بات ختم کی ہے۔

ملائشیا نے چونکہ سب سے پہلے اس میدان میں قدم رکھا ہے اور اب تک اس میں مزید ترقیاں کرتا جارہا ہے۔ نئی ٹیکنالوجی اور نئی دریافتوں کی وجہ سے حلال معیارات کو وسیع مفادات میں استعمال کیا جارہا ہے۔ حلال خوراک کے معیار کی نئی وژن آنے سے جاکم (Jakim) اور جین (Jain) کو کافی قوت مل گئی[8]۔ ملایشیا کے حکومتی اداروں میں اس معیار کو اہم اور مرکزی مقام حاصل ہے۔ چونکہ یہ ملکی معیشت بڑھانے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے صنعتی اور فنی مہارتیں ترقی کرتی ہیں۔ عوام کے مفادات کے پیشِ نظر یہ ادارہ کام کر رہا ہے اور صارفین کو بھی آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور ان کی بین الاقوامی تجارت میں بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اور دیگر ممالک کے ساتھ عوام کے رابطے میں بھی سہولت دیتا ہے۔ ملایشین اسٹینڈرڈز ایسا ادارہ ہے جو دیگر شعبوں کے ساتھ باہمی تعاون کے ساتھ کام کو آگے بڑھاتا ہے۔ صارف اور صانع کے درمیان تعاون و توازن اور اتفاق رائے کے ساتھ ترقی کی طرف گامزن ہے[9]۔ ذیل میں ملائشیا کے حلال خوراک معیارات میں فقہی احکامات کو پیش کیا جارہا ہے۔

MS:1500 کے شرعی اور فقہی احکامات

ملائشیا بنیادی طور پر مسلمان ملک ہے۔ اس میں 28٪ دیگر مذاہب کے لوگ بھی بستے ہیں۔ یہاں کا فقہی مسلک امام شافعیؒ کا ہے۔ حلال معیارات کے اندر فقہ شافعیؒ کا بڑا عمل دخل ہے۔ ذیل میں فقہی معاملات کو فقہی اصطلاحات کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ جیسے حلال، حرام، مباح، مکروہ اور مشتبہ، نجس۔[10] ذیل میں شرعی و فقہی احکامات کو ذکر کیا جائے گا۔ پوائنٹ 2 میں دائرہ کار پر بات ہوگی جبکہ پوائنٹ 3 میں شرعی اصطلاحات کی تعریفیں ذکر ہے:

3.1 شرعی قانون

a) شرعی قانون، اللہ کے وہ احکامات ہیں جو ان لوگوں سے متعلق ہیں جو ذمہ داری کے ساتھ جواب دہ ہو رہے ہیں۔

b) ملائشیا کے قانون کے مطابق شرعی قانون یہ ہے کہ امام شافعیؒ کے مسلک میں اسلام کے قوانین یا مالکیؒ یا حنبلیؒ یا حنفیؒ یا دیگر کسی بھی مسلک میں اسلام کے قوانین جنہیں Yaung di_pertuan agong نے مرکز میں نافذ کرنے کے لیے منظور کیا ہے۔ ریاست یا کسی بھی ریاست کا حکمران، ریاست میں نافذ ہونا یا اسلامی اتھارٹی سے منظور شدی شرعی قانون ہے۔ ذیل میں ملائشیا کے حلال معیارات کے لیے قائم کی گئی اتھارٹی کتابچہ جو کہ اسلامی احکام پر مشتمل ہے، اس کا خلاصہ دیا جا رہا ہے:

3.2 حلال۔ اس کے بعد حلال کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ شرعی قانون کے ذریعے اجازت دینے والے کاموں یا ایسے کاموں جو بغیر کسی سزا دینے والے پر عائد کیا جائے۔

3.3 **حلال کھانا**، حلال فوڈز کا مطلب ہے کھانے پینے یا ان کے اجزا کو شرعی قانون کے تحت مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کرے۔

a) جانوروں کے کسی بھی حصے یا مصنوعات پر مشتمل نہ ہو، جو شرعی قانون کے مطابق غیر حلال ہے یا جانوروں کے کسی بھی حسے یا مصنوعات کو جو شریعت کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو۔

b) شریعت کے مطابق نجس پر مشتمل نہ ہو۔

c) استعمال کے لیے محفوظ، غیر زہریلا، غیر نشہ آور یا غیر مضر صحت کے لیے۔

d) شریعت کے مطابق، نجس سے آلودہ آلات کا استعمال کرتے ہوئے عملدرآمد پر تیار نہ ہو۔

e) انسانی جسم یا اس کے مشتقات (Derivatives) پر مشتمل نہیں ہے، جس کی شرعی قانون کے زریعے اجازت نہیں۔ اس کی تیاری، پروسیسنگ (Processing)، ہینڈلنگ (Handling)، پیکجنگ (Packaging)، اسٹوریج (Storage) اور تقسیم کے دوران، کھانے کو جسمانی طور پر کسی دوسرے کھانے سے الگ کیا جاتا ہے۔ جو اشیاء (items) میں بیان کردہ ضروریات کو پورا نہیں کرتا یا کوئی بھی دوسری چیزیں جن کو شرعی قانون نے نجس قرار دیا ہے۔

3.4 نجس، شرعی قانون کے مطابق نجس درج ذیل ہیں:

a) کتے اور خنزیر اور ان کی اولاد نجس ہے۔

b) حلال کھانا جو غیر حرام چیزوں سے آلودہ ہے۔

c) حلال کھانا جو غیر حلال چیزوں سے براہ راست رابطے میں آتا ہے۔

d) انسانوں یا جانوروں کے پیشاب، خون، الٹی پیپ، نالی اور مادہ، نطفہ اور اوگوں (Sperms and Ova) کے سوروں اور کتوں کے علاوہ، دوسرے جانوروں کے نطفہ سے خارج ہونے والا کوئی مائع اور اشیاء۔

نوٹ: کتے اور سور کو چھوڑ کر انسانوں اور جانوروں کا دودھ نطفہ اور بیضہ نجس نہیں ہیں۔

a) (Carrion) کیرئین یا حلال جانور جو شریعت کے مطابق ذبح نہیں کیے جاتے ہیں۔

b) (Alcoholic and Intoxicant) خمر اور کھانا پینا جس میں خمر ملا ہو یا اس کا مرکب ہو۔

3.4.1 **نجس کی تین اقسام ہیں:**

a) مغلظہ: جس کو شدید نجس سمجھا جاتا ہے جو کتے اور خنزیر ہیں۔ جس میں کسی بھی مائع اور اشیاء کو اپنے مداروں، اولاد اور مشتق (Derivatives) افراد سے خارج کیا جاتا ہے۔

b) مخففہ: جسے درمیانی نجس سمجھا جاتا ہے۔ اس زمرے میں صرف نجس دو سال کی عمر اور اس سے نیچے کے بچے، جن میں سے ایک پیشاب ہے۔ جس نے اپنی ماں کے دودھ کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھایا، پیا ہے۔[11]

c) متوسطہ: جو درمیانی نجس کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ جو شدید یا ہلکی سی نجس جیسے پیپ، قے، خون، خمار، مائع اور چھتوں سے خارج ہونے والی اشیاء وغیرہ کے تحت نہیں آتا۔

3.4 ذبح کرنا، شریعت کے قانون کے مطابق ذبح کرنے والے ایکٹ سے جانوروں کے خون بہنے اور موت کو جلدی کرنے کے لیے نالیوں، غذائی نالی (oesophagus) اور دونوں کیریٹڈ شریانوں (carotid arteries) اور گھٹری رگوں (jugular veins) کو توڑ دیا جاتا ہے۔

3.6 کے اندر مجاز اتھارٹی۔ 3.7 احاطے جبکہ پوائنٹ 4 سے لے کر 4.5.1.1.1 انتظامی امور پر بحث موجود ہے۔ 4.5.1.1.1 زمین کے جانور، تمام زمینی جانور کھانے کے لیے حلال ہیں سوائے درج ذیل:

a) ایسے جانور جن کو شریعت کے مطابق ذبح نہیں کیا جاتا۔

b) نجس المغلظہ جانور، یعنی سور اور کتے اور ان کی اولاد۔[12]

c) لمبے نوکیلے دانت یا ٹسک (Tusks) والے جانور جو شیر، ریچھ، ہاتھی، بلیوں، بندر وغیرہ کو شکار کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

d) شکاری پرندوں جیسے عقاب، اللو وغیرہ۔

e) کیڑوں یا زہریلے جانور جیسے چوہے، کاکروچ، سینٹی رائدس (centipedes) بچھو، سانپ، کنڈی اور اسی طرح کے دوسرے جانور۔

f) ایسے جانور جن کو اسلام میں مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے شہد کی مکھیاں، لکڑیوں سے چھڑنے والے (woodpeckers) (ہود ہود) وغیرہ

g) ایسی مخلوق جن کو گھناؤنا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جوؤں، مکھیوں وغیرہ۔

h) ایسے حلال جانور جن کو جان بوجھ کر اور مستقل طور پر نجس خوراک پر پالا گیا ہو، حرام ہیں۔[13]

i) دوسرے جانوروں کو بھی شریعت کے قانون کے مطابق کھانے سے منع کیا گیا ہو، جیسے گدھے اور خچر۔

4.5.1.1.2 پر آبی جانور، آبی جانور وہ جانور ہے جو پانی میں رہتے ہیں۔ اور اس سے باہر نہیں رہ سکتے۔ جیسے مچھلی۔ تمام آبی جانور حلال ہیں سوائے ان کے جو زہریلا، نشہ آور یا مضر صحت ہو۔ وہ جانور جو زمین اور پانی دونوں طرح رہتے ہیں جیسے مگرمچھ، کچھی اور مینڈک حلال نہیں ہیں۔

4.5.1.2 پودے۔ تمام پودے اور اس سے متعلق پودے حلال ہیں سوائے ان کے جو زہریلا، نشہ آور یا صحت کے لیے مضر ہو۔

4.5.1.3 میں مشتوم اور مائیکرو حیاتیات۔ 4.5.1.4 میں قدرتی معدنیات اور کیمیکل۔ 4.5.1.5 میں مشروبات۔ 4.5.1.6 میں جینیاتی طور کا مواد (Genetically Modified Food) (GMF) کا ذکر ہے۔ اس کے بعد 4.5.2 ذبح پر بحث کی گئی ہے۔ پوائنٹ 7 میں حلال تصدیق نامہ پر بات ختم ہوئی ہے۔[14]

یہ تمام تعریفات فقہ شافعیؒ پر مبنی ہیں۔ ان باتوں کے بعد یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ مچھلی کے ضمن میں ملائشیا کے حلال معیار کو جانا جائے۔

MS:1500 میں مچھلی کی تعریف

ملائشیا کے حلال خوراک معیارات میں فقہی تعریفات، فقہ شافعیؒ کے تناظر میں کی گئی ہیں، ان میں مچھلی کی تعریف اور پہچان امام ابو حنیفہؒ کے مسلک سے الگ اور مختلف ہیں۔ ملائشیا کے حلال معیارات میں سمندری مخلوق کی تعریف جن دلائل سے کی گئی ہے، اس کا مصدر قرآن و حدیث ہی ہیں، امام شافعیؒ نے جس استدلال سے تعریف کی ہے، وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

سمندری مخلوق: سمندری مخلوق وہ جانور ہیں جو پانی میں رہتے ہیں۔ اور اس سے باہر نہیں رہ سکتے۔ جیسے مچھلی۔ تمام آبی جانور حلال ہیں سوائے ان کے جو زہریلا، نشہ آور یا مضر صحت ہو۔ وہ جانور جو زمین اور پانی دونوں طرح رہتے ہیں جیسے مگرمچھ، کچھی اور مینڈک حلال نہیں ہیں۔[15]

ملائشیا نے مچھلی کی پہچان یہ کرائی ہے کہ پانی میں ہی اس کی پیدائش، حیات و موت ہو۔ اور سمندری مخلوق پانی میں ہی پیدائش رکھتی ہو۔ حیات اور موت بھی رکھتی ہو تو اس جانور کا کھانا حلال ہے۔ یہ تعریف فقہ میں امام شافعیؒ کے قول سے لیا گیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ سمندر کی تمام مخلوقات کا کھانا جائز ہے۔ امام شافعیؒ نے یہ حکم قرآن مجید[16] اور حدیث[17] سے اخذ کی ہے۔ اس حوالے سے امام شافعیؒ کے تین اقوال مذکور ہیں:

1. سمندری زہریلے جانوروں کے علاوہ باقی تمام آبی جانور حلال ہیں۔ یہاں تک کہ سمندری خنزیر اور کتے بھی حلال ہیں۔ سمندری حرام چیزیں، مینڈک، پانی کے جانور، اس کے بچھو اور پانی میں ہر نقصان دینے والا زہریلا تنفس ہیں۔ اسی طرح جو موت یا بیماری کا باعث بنتے ہیں، وہ بھی حرام ہیں۔
2. سمندری جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے، باقی تمام حیوانات حرام ہیں۔ یہ قول ان کے بعض اصحاب کا بھی ہے اور انہوں نے اسی پر فتویٰ دیا ہے جبکہ مسلکاً وہ قولِ شافعی کو ہی لیتے ہیں۔ جیسے امام زفرؒ بہت سارے مسائل میں امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف کرتے ہیں لیکن مسلکاً وہ امام ابو حنیفہؒ کو ہی مانتے ہیں۔ تحقیق اور فتویٰ دو الگ چیزیں ہیں۔
3. سمندری جانوروں کا اعتبار خشکی کے جانوروں سے کیا جائے گا۔ خشکی کے جو جانور حلال ہیں، پانی کے بھی وہی مشابہ جانور حلال ہوں گے۔ خشکی کے جو جانور حرام ہیں، پانی کے بھی وہی مشابہ جانور حرام ہوں گے۔[18]

ان آراء لے نتیجے میں ملائشیا میں ہر قسم کی سمندری مخلوق حلال ہے۔ سمندری مخلوق میں خون نہیں ہوتا اور ان کی پیدائش و زندگی اور موت صاف پانی میں ہوتا ہے۔ یوں عقلی و نقلی دلائل سے بھی وہ اسے حلال قرار دیتے ہیں۔

ملائشیا میں حلال خوراک معیارات کو معیشت کی بڑھوتری کے لیے بھی استعمال ہو رہا ہے۔ اور دنیا میں بڑی مارکیٹ کی حیثیت سے ایک مقام بھی رکھتا ہے۔ ذیل میں اس معیارات کی وجہ سے ملائشیا میں جو تعلیمی کام ہوا ہے، اس کی چند مثالیں دی جارہی ہے:

- ملائشیا میں پانی کے ذریعے جانداروں کی افزائش نسل جو ایک بڑی صنعت کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ جانوروں کے فضلات اور نجس چیزوں کا استعمال کیا جارہا ہے، اس پر فقہی بحث شروع ہو چکی ہے۔
- اس کے علاوہ خنزیر کے فضلات کو بھی صاف پانی کے مچھلیوں کے خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورتِ حال کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان ان مچھلیوں کی شرعی حیثیت کا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔[19]

- 1992 سے ملائشیا میں ایکری کلچر صنعت جو آبی جانور اور آبی نباتات کی پیداوار کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ پانی یا سمندر میں زراعت کا ایک طریقہ ہے۔[20]
- اسی طرح سمندری خوراک کی آلودگی ایک عمومی مسئلہ ہے۔[21] جس پر قابو پانے کے لیے ان کے تعلیمی ادارے اور ملکی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔

درج بالا چند مثالوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ وہاں معیارات کو ملکی معیشت بڑھانے کے ساتھ ساتھ علم و تحقیق میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔[22]

دور جدید میں یہی طرز اپنایا جا رہا ہے کہ تحقیق کی بنیاد پر نئی چیزیں سامنے لایا جائے اور معیشت کی بڑھوتری بھی ساتھ ساتھ ہو جائے۔ ملائشیا میں تحقیق کو بطور ملکی ترقی اور معشیت کی بہتری کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس سے بین الاقوامی طور پر بھی پیش رفت قابل قدر ہو جاتی ہے جبکہ ملک کے اندر دیگر اداروں کو اعتماد اور آگے بڑھنے کے حوصلے کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی اعتماد مل جاتا ہے۔ ملائشیا حلال معیارات کی میدان میں کافی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور نت نئے مسائل کا بھی سامنا کر رہا ہے جو کہ تحقیق کی دنیا میں خیر کا ذریعہ ہے۔

مصادر و مراجع

[1] - https://law.resource.org/pub/my/ibr/ms.1500.2009.pdf 25 اگست 2022
[2] - https://pk.linkedin.com/in/jmuim-halal-pakistan-85253668
[3] . https://www.iso.org/standard/26796.html 2 اگست 2022
[4] -www.jsm.gov.my اور https://www.halal.gov.my/v4/index.php?data=bW9kdWxlcy9uZXdzOzs7Ow==&utama=panduan&ids=gp2
[5] .https://www.researchgate.net/publication/332523066_THE_MS15002019_HALAL_FOOD_
[6] . https://www.jsm.gov.my/ms-1500-2009-halal-food
(یہ ملائشیا حلال معیارات کا آفیشلی ویب سائیٹ ہے۔)
[7] .https://www.jsm.gov.my/ms-1500-2009-halal-food اور https://cab.jsm.gov.my/ms-1500-2009-halal-food#.ZEfhAVUzbIU 25 اپریل 2023
[8] .https://www.academia.edu./7786554/Aktiviti_Dakwah_JAKIM_Terhadap_Masyarakat_Orang_Asli_Pelaksanaan_dan_Cabaran
[9] .www.jsm.gov.my اور https://www.iafcertsearch.org/accreditation-body/be39a7c9-3a78-5157-a96e-1aadf7fb3ff5 25 اپریل 2023

[10] -https://www.jsm.gov.my/ms-1500-2009-halal-food2023 25اپریل
[11]-Ibid

12۔ نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کسے کہتے ہیں؟ 26 جنوری 2011ء
https://www.thefatwa.com/urdu/questionID

13. سنن نسائی، کتاب الضحایا، کتاب: باب: النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ۔ حدیث نمبر 445 :۔

[14] -https://www.jsm.gov.my/ms-1500-2009-halal-food2022 24اگست
[15] -Ibid

[16] ۔المائدۃ 96:5۔ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ۔ تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا۔

17 ۔أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ، وَ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، اور ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ۔

18 ۔**أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِوَطَعَامُهُ**۔ اور **أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ، وَدَمَانِ. فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ**۔ یہاں صید کے ساتھ طعام البحر کے بھی الفاظ ہیں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صید البحر کے علاوہ طعام البحر بھی حلال ہے۔(ترجمان القرآن، محرم ۱۳۷۱ھ، اکتوبر 1951)۔

[19].https://www.researchgate.net
[20] - Mohammad Aizat Jamaludin,Suhaimi Ab. Rahman, Mohd Anuar Ramli,Fiqh Analysis On The Legal Status of Coprophagous Animals: A Special Reference To The Malaysian Aquaculture Industry,Conference: 1ST INTERNATIONAL FISHERIES SYMPOSIUM (IFS2011), At UMT Terengganu
[21] - https://meridian.allenpress.com/jfp/article/
[22]- https://link.springer.com/article/10.1007/BF02055348